زنا بالجبر سے متعلق جرائم کی بابت فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم

Criminal Law Amendments with Respect to Offences Relatng to Rape

مستحکم فوجداری نظامِ انصاف کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اِس ضمن میں مفید قوانین، مستعد انتظامیہ اور شفاف نِظام انصاف اہم ہیں۔ مُلک میں رائج فوجداری قوانین گو برطانوی دور کی اختراع ہیں تاہم اِن قوانین میں وقتاً فوقتاً ضروری ترامیم کر کے اِن قوانین کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور گھناؤنے اور خطرناک جرائم کے تدارک کی غرض سے قوانین اور سزاوؤں میں ضروری تبدیلیاں عمل میں لائی جاتی رہی ہیں تاکہ معاشرے میں جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پایا جا سکے اور گھناؤنے جرائم کے مرتکب مجرمان کو قرارِ واقعی سزا دِلوائی جا سکے۔ اِس ضمن میں حکومت نے 2016ء ہی میں مجموعہ ضابطہ فوجداری قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء اور مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (ت پ) میں فوجداری ترامیم (بابت زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کا قانون مجریہ 2016ء Criminal Law/Amendment (Offence Relating to Rape)Act, 2016 کے ذریعے چند اہم ترامیم کی ہیں جن میں زنا بالجبر جیسے گھناؤنے جرم کی جدید تقاضوں کے مطابق تفتیش کے حوالے سے ترامیم بھی شامل ہیں۔ جن کا نفاذ زنا بالجبر جیسے گھناؤنے جرم کی درست سمت میں تحقیق و تفتیش اور ضرر رسیدہ خاتون کی دادرسی کرتے ہوئے مجرم کو کیفرِ کردار پر پہنچانے میں انتہائی ممد و معاون ثابت ہوگا۔ مذکورہ ترامیم کا تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

سزا میں تخفیف کی ممانعت (دفعہ 55 ت پ):-

فوجداری ترامیم (بابتِ زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کے قانون مجریہ 2016ء کے تحت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی متعلقہ شق جو مجرمان کی سزا میں تخفیف یا سزائے عمر قید کے متعلق ہے میں ترمیم کر کے ایک مزید شرط کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت ایسا شخص جِسے خواتین پر مجرمانے حملے اور دست اندازی (دفعہ 354-A ت پ)، زنا بالجبر (دفعہ 376 ت پ)، زنا بالجبر کا شکار خاتون کی شناخت ظاہر کرنے (دفعہ 376-A) یا جنسی تشدّد (377-B اور (377-A کی سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہو یا کسی ایسے جرم میں سزاوار ٹھہرایا گیا ہو جس پر "فساد فی الارض" کا اطلاق ہوتا ہو تو ایسے مجرم کی سزا میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔

کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے سرکاری ملازم کی قانون سے نافرمانی (دفعہ 166 ت پ):-

1

فوجداری مقدمات میں ملوث ملزمان کی اکثریت مقدمہ کی ناقص تفتیش یا عدالتوں میں مقدمات کی مناسب پیروی نہ ہونے کی وجہ سے بری ہوجاتے ہیں لہٰذا اس کا سدِ باب کرنے لیئے تعزیراتِ پاکستان میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا گیا جس کے مطابق جان بوجھ کر ناقص تفتیش یا عدالت میں مقدمات کی پیروی میں غفلت برتنے کے مرتب افسران کو تین سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سرکاری فرائض کی سرانجام دہی کے دوران کارِ سرکار میں مداخلت (دفعہ 186 ت پ):-

جرائم کی شفاف اور غیر جانبدار تفتیش کو یقینی بنانے کے لئے مجموعہ ءتعزیراتِ پاکستان کی شق ((168 جس کے تحت سرکاری افسر یا پولیس کے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران روکاوٹ پیدا کرنا یا کارِ سرکار میں مداخلت کرنا قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے میں ترمیم کر کے ایک مزید شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی سرکاری افسر جان بوجھ کر کسی جرم کی تحقیق و تفتیش یا استغاثہ کی کارروائی پر اثر انداز ہوتا ہے تفتیش کا رُخ غلط جانب موڑتا ہے یا حقائق میں تحریف کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی جرم کی بابت جھوٹی یا ناقص رپورٹ پیش کرتا ہے تو تعزیراتِ پاکستان کے تحت وہ تین برس تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاوؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

زنا بالجبر کی سزا (دفعہ 376 ت پ):-

مجموعہ ءتعزیراتِ پاکستان زنا بالجبر کے جرم کی سزا سزائے موت یا سزائے قید جس کی مدت کم سے کم دس برس اور پچیس برس سے زائد نہ ہو اور جرمانہ تجویز کرتا ہے لیکن زنا بالجبر کا ارتکاب کرنے والے بسا اوقات مجبور و بے کس شکار کو بہیمانہ تشدد کا نشانہ بھی بناتے ہیں جس کے نتیجے میں ظلم کا شکار ہونے والی خاتون/لڑکی اِس درندگی کی تاب نہ لاتے ہوئے زندگی کی بازی ہار جاتی ہے یا پھر عمر بھر کے لیئے معذور ہو جاتی ہے ایسے افراد کو عبرت ناک سزا دلوانے اور اجتماعی زیادتی اور کمسن بچیوں سے زیادتی کا ارتکاب کرنے والے مجرمان کو قرارِ واقعی سزا دِلوانے کی غرض سے مجموعہ ءتعزیراتِ پاکستان کی متعلقہ دفعہ میں چند مزید شقات کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے مطابق جو کوئی بھی زنا بالجبر، غیر فطری جنسی جرم یا جنسی تشدّد کا ارتکاب کرنے کے ساتھ زیادتی کا شکار ہونے والی خاتون/لڑکی کو ایسا جسمانی ضرر بھی پہنچاتا ہے جو مجموعہ ءتعزیراتِ پاکستان کی شقات کے تحت اتلافِ عضو (دفعہ 333 ت پ)، اتلافِ صلاحیتِ عضو (دفعہ 335 ت پ)، شجہ ءمنعقلہ جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے (iv(3)-337 ت پ)، شجہ ءآمہ کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جانا یا زخم دماغ کی جھلی کو چُھو جائے (v(3)337 ت پ) یا شجہ ءدامیہ جب کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور زخم دماغ کی جھلی کو متاثر کرے (دفعہ vi(3)337 ت پ) یا دھڑ یا پیٹ پر گہرا زخم دے یعنی

جائفہ (337.C ت پ) یا غیر جائفہ زخم جس میں ہڈی ٹوٹ جائے لیکن اپنی جگہ سے نہ ہٹے ((337-F(v) ت پ) یا پھر ایسا زخم جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے ((337-F(v) ت پ) کا ارتکاب کرے گا اُس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا (376-1A ت پ)۔

اِجتماعی زیادتی ((2)376 ت پ):

اِسی طرح اگر زنا بالجبر دو یا دو سے زیادہ افراد نے مشترکہ نیتِ مجرمانہ کے تحت سرزد کیا ہو تو تمام مجرمان کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

کمسن اور معذور سے زیادتی (دفعہ (3)376 ت پ):-

زنا بالجبر کے رائج قانون میں ترمیم کر کے کسی نابالغ کمسن یا ذہنی یا جسمانی طور پر معذور کو زیادتی کا نشانہ بنانے والے کے لیئے بھی سزا تجویز کی گئی ہے اور ایسا کرنے والے شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

سرکاری عہدے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادتی کا ارتکاب (دفعہ 376-4 ت پ):-

جو کوئی بھی اپنے سرکاری عہدے یا رُتبے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادتی / زنا بالجبر کا ارتکاب کرے گا چاہے وہ پولیس افسر ہو، میڈیکل افسر ہو یا جیلر ہو اُسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

زنا بالجبر کا شکار ہونے والی کی شناخت ظاہر کرنا (دفعہ (الف)376-A ت پ):-

جو کوئی بھی ایسی خاتون جو مجرمانہ حملے اور دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدّد کا شکار ہو چکی ہو، کی شناختی اور ذاتی معلومات عام یا شائع کرے گا یا شائع کرنے کی کوشش کرے گا اُسے تین برس تک قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔ تاہم درجِ ذیل صورتوں میں جاری کردہ معلومات قابلِ سزا نہ ہیں:-

(ا) جب یہ معلومات متعلقہ پولیس آفیسر یا تھانے کے انچارج کے تحریری حکم کی رُو سے جرم کی درست انداز میں تفتیش کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ جاری / شائع کی گئی ہوں؛ یا

(ب) عدالت کے حکم کے تحت جاری کی جائیں؛ یا

1

(ج) متاثرہ شخص/ خاتون کی تحریری رضامندی کے بعد جاری کی جائیں؛ یا

(د) اگر متاثرہ شخص یا خاتون نابالغ ہو، جسمانی یا ذہنی معذور ہو یا جہانِ فانی سے کوچ کر چکا ہو تو اُس کے حقیقی وقانونی ولی کی رضامندی سے شائع کی گئی ہوں۔

تاہم قانونی جرائد میں شائع ہونے والے عدالتِ عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں میں اِن معلومات کی اشاعت مجموعہءتعزیراتِ پاکستان کے تحت جرم تصوّر نہ ہوگا۔

مجموعہءضابطہءفوجداری مجریہ 1898ء میں کی گئی ترامیم:

فوجداری ترامیم (بابت زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کے تحت ضابطہءفوجداری مجریہ 1898ء میں بھی چند اہم ترامیم عمل میں لائی گئیں ہیں جو بلاشبہ زنا بالجبر کے جرائم کی مؤثر تحقیق وتفتیش میں اہم ثابت ہونگی۔ اِن ترامیم کا تذکرہ بھی ذیل میں کیا جارہا ہے۔

زنا بالجبر کے مجرم کا طبی ماہر سے معائنہ/ تجزیہ (دفعہ 53-A ضابطہءفوجداری):-

متذکرہ بالا ترامیم کے تحت مجموعہءضابطہءفوجداری میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت زنا بالجبر کے مجرم کے طبی معائنے اور تجزیئے کے لیئے طریقہء کار وضع کیا گیا ہے جس کے تحت جب کوئی ملزم زنا بالجبر، غیر فطری جرم یا جنسی تشدّد کے ارتکاب یا اِن جرائم کے ارتکاب کی کوشش کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہو اور اِس امر کے قوی امکانات ہوں کہ اگر گرفتار شخص کا طبی معائنہ ہو جائے تو وہ جرم کی تفتیش میں اہم شہادت ثابت ہوگا تو ایسے مجرم کا رجسٹرڈ طبی ماہر جو کسی سرکاری مقامی ہسپتال کا ملازم ہو سے ضروری طبی معائنہ کروایا جائے گا۔ مذکورہ طبی ماہر جو زنا بالجبر کے ملزم کا معائنہ کرے گا پر لازم ہے کہ وہ بِلا تاخیر طبی معائنے کے متعلق رپورٹ مرتب کرے جس میں درج ذیل کوائف تحریر ہوں:-

(ا) ملزم اور اُس شخص کا نام و پتہ جو ملزم کو تجزیے کے لیئے لے کر آیا؛

(ب) ملزم کی عمر؛

(د) ڈی این اے ٹیسٹ کے حاصل کیئے گئے نمونہ جات کی تفصیل؛ اور

(ر) دیگر مواد کے متعلق معلومات کی مفصل تفصیل

مذکورہ رپورٹ میں تجزیے سے اخذ کردہ ہر نتیجے کی وجہ/ دلیل ضرور درج کی جانی چاہیئے۔ مزید برآں طبی معائنہ مکمل کیئے جانے کا درست وقت

1

رپورٹ پر ضرور درج کیا جانا چاہیئے۔ رجسٹرڈ طبی ماہر پر لازم ہے کہ وہ بلا وقت ضائع کیئے طبی معائنے کی رپورٹ متعلقہ تفتیشی آفیسر کو بھیجے جو اِس رپورٹ کو استغاثہ کے ذریعے مجسٹریٹ کے رُوبرو پیش کرے گا۔

ابتدائی اطلاعی معلومات بابت مقدمہ (دفعہ 154 ضابطہ ٔفوجداری):-

ضابطہ ٔفوجداری میں متذکرہ ترامیم کے ذریعے وقوعے کی ابتدائی معلومات یعنی ایف آئی آر کا اندراج کرنے کی متعلقہ شق میں ایک مزید شرط کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت کسی ایسی عورت جو تیزاب یا کسی کیمیکل سے زخمی کی گئی ہو (336-B ت پ) یا جس پر مجرمانہ حملہ / دست اندازی کی گئی ہو، زنا بالجبر کا شکار ہوئی ہو یا جنسی طور پر ہراساں کی گئی ہو یا اُس کے ساتھ اِن جرائم کے ارتکاب کی کوشش کی گئی ہو کی جانب سے وقوعہ کی ابتدائی اطلاعی رپورٹ کا اندراج کرتے ہوئے تفتیشی افسر شکایت گزار کی رضامندی سے یہ معلومات کسی خاتون پولیس افسر یا اُس خاتون کے خاندان کی کسی خاتون کی موجودگی میں درج کرے گا اور اگر ایسی خاتون جس کے ساتھ متذکرہ بالا جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہو کرب و تکلیف میں مبتلا ہو تو ابتدائی معلومات کا اندراج شکایت گزار کی رہائش یا کسی ایسی جگہ جہاں شکایت گزار مطمئن یا سہولت محسوس کرے کسی پولیس آفیسر یا شکایت گزار کے خاندان کے کسی فرد یا کسی ایسے شخص جس کی موجودگی پر شکایت گزار رضامند ہو کی موجودگی میں کیا جائے گا۔

پولیس کی جانب سے گواہان کا تجزیہ (دفعہ 161):-

ضابطہ ٔفوجداری مجریہ 1898ء میں کی گئی حالیہ ترامیم کے مطابق ایسی خاتون جو تیزاب یا کیمیکل کے حملے، جنسی حملے یا دست اندازی زنا بالجبر یا جنسی طور پر ہراساں کیئے جانے کا شکار ہوئی ہو تو مقدمے میں کارروائی کے دوران متاثرہ خاتون کی گواہی کے لیئے اُس کا بیان لیتے ہوئے بھی تفتیشی افسر کسی خاتون پولیس آفیسر یا اُس کے خاندان کے کسی فرد یا اُس کی مرضی کے کسی دوسرے فرد کی موجودگی میں ریکارڈ کرے گا۔

زنا بالجبر کا شکار عورت کی قانونی نمائندگی (دفعہ 161-A ضابطہ ٔفوجداری):-

ضابطہ ٔفوجداری میں کی گئی ترامیم کے ذریعے ایک شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت جنسی حملے، زنا بالجبر اور جنسی تشدّد کا شکار خاتون کو تفتیشی افسر ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے اندارج کے بعد اُس کے قانونی نمائندگی کے حق کے متعلق آگاہ کرے گا اور اگر مذکورہ خاتون

مفت قانونی معاونت کے حصول کی خواہاں ہوگی تو پولیس افسر اُس کو اِس ضمن میں صوبائی بار کونسلوں کی جانب سے مرتب کردہ مفت معاونت فراہم کرنے والے وکلاء کی فہرست فراہم کرے گا۔

زنا بالجبر کے شکار کا طبی معائنہ (دفعہ 164-A ضابطۂ فوجداری):-

ضابطۂ فوجداری مجریہ 1898ء میں حالیہ ترامیم کے ذریعہ زنا بالجبر کا شکار خاتون کے تفصیلی طبی معائنے کی شق کا اضافہ بھی کیا گیا جو مذکورہ ترمیم کے تحت جب کوئی شخص مجرمانہ حملے اور دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدد کا شکار ہوتا ہے تو مذکورہ شخص کا رجسٹرڈ طبی ماہر (اگر جنسی زیادتی کا شکار خاتون ہو تو خاتون طبی ماہر) سے جرم کی اطلاع ملنے کے فوری بعد طبی معائنہ کروایا جائے گا۔ تاہم ایسے واقعات میں زیادتی کا شکار خاتون کو طبی معائنے کی جگہ تک پہنچانے کے لیئے ایک خاتون پولیس آفیسر یا اُس کے خاندان کے کسی فرد کا اُس کے ہمراہ ہونا ضروری ہوگا۔

رجسٹرڈ طبی ماہر جس کے پاس زیادتی کے شکار شخص کو بھیجا جائے گا وہ بِلا تاخیر مذکورہ شخص کا طبی معائنہ کر کے تجزیاتی رپورٹ مرتب کرے گا جس میں درج ذیل کوائف درج ہونگے:

(ا) زیادتی کا شکار شخص کا نام اور اُس شخص کا نام جو اُس کو تجزیے کے لیئے لے کر آیا؛
(ب) زیادتی کا شکار ہونے والے کی عمر؛
(ج) زیادتی کا شکار شخص سے حاصل کیا گیا DNA کا نمونہ؛
(د) زخم اور چوٹ کے نشانات کی تفصیل جو زیادتی کے شکار شخص کے جسم پر پائے گے؛
(ہ) زیادتی کا شکار شخص کی ذہنی حالت؛ اور
(و) دیگر اہم معلومات ضروری تفصیل کے ساتھ۔

مذکورہ رپورٹ میں واضح طور پر درج کیا جائے گا کہ طبی معائنے سے قبل زیادتی کے شکار شخص یا اُس کے حقیقی ولی کی منشاء حاصل کی گئی ہے طبی معائنہ کیئے جانے اور تکمیل کا درست وقت بھی رپورٹ میں درج کیا جائے گا۔

ڈی این اے تجزیہ (دفعہ 164-B ضابطۂ فوجداری):-

فوجداری قانون کو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کی غرض سے کی گئی ترامیم کے تحت ضابطۂ فوجداری میں DNA کے

1

تجزیے کے متعلق شق کا اضافہ کیا گیا ہے مذکورہ شق میں طے کیا گیا ہے کہ زنا بالجبر یا جنسی تشدد کے شکار شخص یا اُس کے حقیقی و قانونی ولی کی رضا مندی سے وقوعہ کے فوری بعد متاثرہ شخص کے طبی معائنے کے دوران ڈی این اے کے تجزیے کے لیئے نمونے حاصل کیئے جائیں گے اور حاصل کردہ نمونے جلد از جلد فورنسک لیبارٹری کو بھیجے جائیں گے۔ شہادت محفوظ رکھنے کی غرض سے ڈی این اے کے نمونے جمع کرنے کے اس عمل کو حتی الامکان طور پر خفیہ رکھا جائے گا۔

تین ماہ میں سماعت کی تکمیل دفعہ 344-A ضابطہء فوجداری:-

ضابطہء فوجداری میں مقدمات کی سماعت کی مدّت متعین کرنے کے لیئے ترمیم کرتے ہوئے ایسے مقدمات جو خواتین پر جنسی حملے یا دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدّد سے متعلق ہوں میں کارروائی کی تکمیل کی مدّت متعین کر دی گئی ہے جس کے تحت ایسے جرائم میں کارروائی مقدمہ تین ماہ کے اندر مکمل کر لی جانی چاہیئے اور اگر کارروائی تین ماہ کے اندر مکمل نہ ہو سکے تو اِس امر کی اطلاع صوبے کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے علم میں لائی جانی چاہیے تاکہ ضروری ہدایات جاری کی جا سکیں۔

کھلی عدالت میں سماعت کی ممانعت (دفعہ 352(2)(3) اور (4) ضابطہء فوجداری):-

فوجداری مقدمات کی سماعت میں انصاف اور شفافیت برقرار رکھنے کے لیئے ضابطہء فوجداری کی دفعہ 352 فوجداری مقدمات کی سماعت کھلی عدالت میں کرنے پر زور دیتی ہے۔ تاہم فوجداری قانون میں حالیہ ترامیم کے ذریعے جنسی حملے/ دست اندازی، زنا بالجبر اور جنسی تشدد کے جرائم کے متعلق مقدمات کی سماعت خفیہ رکھنے کا اعادہ کیا گیا ہے تاکہ متاثرہ شخص کا وقار مجروح نہ ہو۔ اِس ضمن میں دفعہ 352 میں ذیلی شقات کا اضافہ کیا ہے جن کی رُو سے مقدمے کی سماعت خفیہ رکھی جائے گی بجز اسکہ کہ عدالت خود کسی مخصوص شخص کو عدالت میں بلائے۔ اس کے علاوہ اگر ضرورت پڑے تو عدالت گواہان اور متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرے گی۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے یہ قدغن بھی عائد کی گئی ہے کہ جب کسی مقدمے کی خفیہ طور پر سماعت جاری ہو تو کسی بھی شخص کو کارروائی کے متعلق کسی قسم کی معلومات عدالت کی اجازت کے بغیر جاری یا شائع کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

رہائی کے خلاف اپیلوں پر چھ ماہ میں فیصلہ (دفعہ 417 ضابطہء فوجداری):-

فوجداری قانون میں متذکرہ بالا ترامیم کے نتیجے میں ضابطہء فوجداری کی وہ شق جو عدالت سے ملزم کی بریت پر حکومت اور شکایت

1

گزار کو عدالتِ عالیہ میں اپیل دائر کرنے کا حق دیتی ہے میں ذیلی دفعہ ((5 کا اضافہ، کیا گیا ہے جس کے تحت جنسی حملے/ دست اندازی، زنا بالجبر اور جنسی تشدد کے جرائم میں سزا پانے والے مجرم یا رہا ہونے والے ملزمان کی سزا اور رہائی کے خلاف دائر اپیل کا فیصلہ چھ ماہ کے عرصے میں کیا جانا ضروری ہے۔

قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء میں ترامیم:-

فوجداری قوانین میں زنا بالجبر کے متعلق ترامیم عمل میں لاتے ہوئے حکومت نے قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء میں ایک انتہائی اہم ترمیم کی ہے جس کی رُو سے زنا بالجبر کا مجرم متاثرہ خاتون کے کردار کو متنازعہ بنا کر اپنے آپ کو بچا سکتا تھا۔ حالیہ ترامیم کے تحت قانون ِشہادت کی دفعہ 151 کی ذیلی دفعہ 4 جس کے تحت زنا بالجبر کے مقدمے میں متاثرہ خاتون کی کردار کشی سے مجرم کا دفاع کیا جاتا تھا کو قانون سے حذف کر دیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لیئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غِناء سحر
افسر تحقیق
قانون و انصاف کمیشن پاکستان،
سپریم کورٹ بلڈنگ،
اسلام آباد۔